مکتبۃ المدینہ ہند
MAKTABATUL MADINA INDIA

افضلیتِ مصطفیٰ ﷺ پر لکھا گیا رسالہ مُنیَۃُ السُّولِ فِي تفضيلِ الرَّسُولِ ﷺ

کا شاندار ترجمہ - بنام

افضلیتِ مصطفیٰ ﷺ

مصنف:
امام عز الدین بن عبد السلام دمشقی رحمہ اللہ

افادات:
امام اہل سنت امام احمد رضا قادری رحمہ اللہ

ترجمہ وتخریج:
مولانا عمران رضا عطاری مدنی

پیشکش: المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی ہند)

DAWATEISLAMI
INDIA

افضلیتِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر لکھا گیا رسالہ مُنْیَۃُ السُّولِ فی تفضیلِ الرَّسُولِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا شان دار ترجمہ - بنام

افضلیتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

مصنف:

امام عزالدین بن عبد السلام دمشقی رحمہ اللہ

افادات:

امام اہل سنت امام احمد رضا قادری رحمہ اللہ

ترجمہ وتخریج:

مولانا عمران رضا عطاری مدنی

پیش کش: المدینۃ العلمیہ ہند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب:	**افضلیتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم**
مصنف:	امام عزالدین بن عبد السلام رحمہ اللہ
ترجمہ:	مولانا عمران رضا عطاری مدنی
پروف:	مولانا مہتاب رضا عطاری مدنی
موضوع:	سیرت و شمائل
کل صفحات:	۳۵
بموقع:	۱۲ ربیع الاول ۱۴۴۸ھ / ۲۰۲۶
پیش کش:	المدینۃ العلمیہ ھند
ناشر:	....

بارہویں شریف ۱۴۴۷ھ / ۲۰۲۶ کا خصوصی تحفہ

اس رسالے کو شائع کروائیں، زیادہ سے زیادہ تعداد میں تقسیم کریں!

جشن ولادت کی محافل میں بھی اس رسالے کو تقسیم کریں!

پیشِ لفظ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ربِ کائنات نے نوعِ انسانی کی ہدایت اور راہ نمائی کے لیے اس روے زمین پر بے شمار انبیاے کرام و مرسلینِ عظام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ ہر نبی کو اپنے منصبِ نبوت کے شایانِ شان اعلیٰ اوصاف، پاکیزہ اخلاق اور بے مثال کمالات سے آراستہ کیا، روشن و واضح معجزات عطا فرمائے، خصوصی اختیارات سے نوازا اور ہر ایک کو اس کی شان کے مطابق منفرد فضائل و امتیازات بخشے۔ اللہ تعالیٰ نے ان مقدس ہستیوں کے درمیان درجات بھی مقرر فرمائے، کسی کو ایک مقامِ رفعت عطا فرمایا تو کسی کو اس سے بلند مرتبہ بخشا، اور ہر نبی کو ایسی خصوصیات سے سرفراز فرمایا، جو ان کی شانِ نبوت کا امتیاز بنیں۔

پھر جب سلسلۂ نبوت اپنے کمال کو پہنچا، تو اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاے کرام علیہم السلام کے فضائل، کمالات، محاسن، معجزات اور امتیازی خصوصیات کو جامع انداز میں اپنے آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمایا، اور آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت، تمام انبیا کے سردار، اور ساری مخلوق میں سب سے افضل و اعلیٰ بنا کر مبعوث فرمایا۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا قادری نے اس بات کو یوں بیان کیا:

سب سے اَولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی — سب سے بالا و وَالا ہمارا نبی
خلق سے اَولیا اَولیا سے رُسل — اور رَسولوں سے اَعلیٰ ہمارا نبی
قرنوں بدلی رَسولوں کی ہوتی رہی — چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی
مُلکِ کونین میں اَنبیا تاجدار — تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا قادری رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا افضل المرسلین وسید الاولین والآخرین ہونا قطعی ایمانی، یقینی، اذعانی، اجماعی، ایقانی مسئلہ ہے جس میں خلاف نہ کرے گا مگر گمراہ بد دین بندہ شیاطین والعیاذ باللہ رب العٰلمین کلمہ پڑھ کر اس میں شک عجیب ہے، آج نہ کھلا تو کل قریب ہے، جس دن تمام مخلوق کو جمع فرمائیں گے، سارے مجمع کا دولھا حضور کو بنائیں گے، انبیائے جلیل تا حضرت خلیل سب حضور ہی کے نیاز مند ہوں گے، موافق و مخالف کی حاجتوں کے ہاتھ انہیں کی جانب بلند ہوں گے، انہیں کا کلمہ پڑھا جاتا ہوگا، انہیں کی حمد کا ڈنکا بجتا ہوگا، جو آج بیاں ہے کل عیاں ہے، اس دن جو مومن و مقِرّ (اقرار کرنے والے) ہیں نور بار عشرتوں سے شادیاں رچائیں گے۔[۱]

افضلیتِ مصطفیٰ کو صدیوں سے بیان کیا جارہا ہے، اس موضوع پر علمانے کئی کتب و رسائل بھی تصنیف کیے اور ببانگِ دہل افضلیتِ مصطفیٰ کے دلائل بیان کیے، انھیں میں ایک بڑا نام علامہ ابو محمد عزالدین عبد العزیز بن عبد السلام بن ابی القاسم بن الحسن السلمی الدمشقی رحمۃُ اللہ علیہ (وفات: ٦٦٠ھ) کا ہے، جنھوں نے **مُنْيَةُ السُّولِ في تفضيلِ الرَّسُولِ** ﷺ نام سے رسالہ لکھا اور بڑے شان دار انداز میں دلائل کے ساتھ افضلیتِ مصطفیٰ کا بیان کیا۔

(۱)... فتاویٰ رضویہ، ۱۹/ ۶۴۲، رسالہ: تجلیُّ الیقین بأن نبینا سید المرسلین، طبع: امام احمد رضا اکیڈمی

راقم الحروف نے اسی رسالے کو آسان اردو کا جامہ پہنا کر اردو داں طبقے کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے کی سعی کی ہے، تاکہ اردو زبان کے قارئین بھی اس کے علمی و ایمانی فوائد سے مستفید ہو سکیں اور افضلیتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے دلائل سے بہرہ مند ہوں۔

ہمارا کام اور انداز:

[۱] اس موضوع پر اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا قادری برکاتی نے ایک تحقیقی اور تفصیلی کتاب بنام تجلیُّ الیقین بأن نبینا سید المرسلین ﷺ تصنیف فرمائی ہے، جسے بڑی شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی۔ ہم نے اس رسالے میں کئی مقامات پر اس کے حوالے سے کئی عبارتیں نقل کی ہیں، جسے آپ ملاحظہ کریں گے۔

[۲] اس کتاب میں مذکور تمام احادیثِ مبارکہ کی تخریج پیش کر دی گئی ہے، تاکہ قارئین کے لیے اصل مصادر تک رجوع کرنا آسان ہو جائے۔

[۳] تمام قرآنی آیات کا ترجمہ امامِ اہلِ سنت، امام احمد رضا قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ کے شہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن، کنز الایمان، سے نقل کیا گیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو شرفِ قبول عطا فرمائے، اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی سچی محبت نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم۔

عمران رضا عطاری مدنی

خادم الحدیث و علومہ

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ

الحمدُ للہ ربِّ العالمین، وصلاتہ وسلامُہ علی سیّدنا محمد وآلہ وصحبہ أجمعین.

ورضي اللہ عن التابعین.

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم پر اپنے عظیم احسان کا ذکر کرتے ہوئے اور آپ کی شانِ رفعت کو واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا (۱۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اُتاری اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔ (۱)

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بیان فرمایا کہ اس نے بعض رسولوں کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ چناں چہ ارشاد ہوتا ہے:

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا، ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا۔ (۲)

---

(۱)... قرآن کریم، سورہ نساء، آیت: ۱۱۳

(۲)... قرآن کریم، سورہ بقرہ، آیت: ۲۵۳

اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ائمہ فرماتے ہیں یہاں اس

پہلی آیت اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ انبیاے کرام علیہم السلام کے درمیان فضیلت وبرتری کا اصل وجود ثابت ہے، جب کہ دوسری آیت یہ بتاتی ہے کہ یہ فضیلت صرف ایک درجے کی نہیں، بلکہ مختلف عظیم اور بلند مراتب پر مشتمل ہے۔ اسی لیے لفظ "درجات " کو نکرہ لایا گیا ہے، تاکہ اس سے ان بلند، عظیم اور بے شمار مراتب کی عظمت اور شان نمایاں ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو کئی جہتوں سے تمام انبیاے کرام علیہم السلام پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔

- ان میں پہلی فضیلت یہ ہے کہ آپ تمام اولادِ آدم کے سردار ہیں۔ چناں چہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا:

«أنا سيِّدُ وَلَدِ آدمَ ولا فَخْر» میں اولادِ آدم کا سردار ہوں، اور یہ بات بطورِ فخر

بعض سے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہیں کہ انہیں سب انبیاء پر رفعت وعظمت بخشی۔ جیسا کہ اس پر نص فرمائی ہے بغوی، بیضاوی، نسفی، سیوطی، قسطلانی، زرقانی، شامی اور حلبی وغیرہ نے، اور جلالین میں اس پر اقتصار اس بات کی دلیل ہے کہ یہی اصح ہے کیوں کہ جلالین میں اس کا التزام کیا گیا ہے (کہ اصح پر ہی اقتصار کیا جاتا ہے۔ت) اور یوں مبہم ذکر فرمانے میں حضور کے ظہور افضلیت وشہرتِ سیادت کی طرف اشارہ تامہ ہے، یعنی یہ وہ ہیں کہ نام لو یا نہ لو انہی کی طرف ذہن جائے گا، اور کوئی دوسرا خیال نہ آئے گا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ فقیر کہتا ہے اہل محبت جانتے ہیں کہ ابہامِ تام میں کیا لطف ومزہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۹/ ۵۵)

نہیں کہتا۔ (۱)

(۱)... سنن ترمذی، ۶/ ۱۱، حدیث: ۳۶۱۵، ابواب المناقب، باب فضل النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت امام احمد رضا قادری رحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ابو نعیم عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

میں جن وانس اور ہر سرخ سیاہ کی طرف رسول بھیجا گیا، اور سب انبیاء سے الگ میرے ہی لئے غنیمتیں حلال کی گئیں، اور میرے لئے ساری زمین پاک کرنے والی اور مسجد ٹھہری، اور میرے آگے ایک مہینہ راہ تک رعب سے میری مدد کی گئی، اور مجھے –سورۂ بقرہ– کی پچھلی کہ خزانہ ہائے عرش سے تھیں عطا ہوئی، یہ خاص میرا حصہ تھا سب انبیا سے جدا، اور مجھے تورات کے بدلے قرآن کی وہ سورتیں ملیں جن میں سو سے کم آیتیں ہیں، اور انجیل کی جگہ سو سو آیت والیاں اور زبور کے عوض حم کی سورتیں اور مجھے مفصل سے تفضیل دی گئی کہ سورۃ حجرات سے آخر قرآن تک ہے اور دنیا وآخرت میں میں تمام بنی ادم کا سردار ہوں، اور کچھ فخر نہیں۔ اور سب سے پہلے میں اور میری امت قبور سے نکلے گی اور کچھ فخر نہیں، اور قیامت کے دن میرے ہی ہاتھ لوائے حمد ہوگا اور تمام انبیاء اس کے نیچے، اور کچھ فخر نہیں۔ اور میرے ہی اختیار میں جنت کی کنجیاں ہوں گی، اور کچھ فخر نہیں، اور مجھی سے شفاعت کی پہل ہوگی، اور کچھ فخر نہیں اور میں تمام مخلوق سے پہلے روز قیامت جنت میں تشریف لے جاؤں گا، اور کچھ فخر نہیں۔ میں ان سب کے آگے ہوں گا اور میری امت میرے پیچھے۔ (دلائل النبوۃ)

اے اللہ! ہمیں کردے ان سے، ان میں، اور ان کے ساتھ، اپنے محبوب کی وجاہت کے صدقے میں جو تیرے ہاں ہے۔ یا الٰہی! قبول فرما۔ (ت)

فقیر کہتا ہے مسلمان پر لازم ہے کہ اس نفیس حدیث شریف کو حفظ کرلے تاکہ اپنے آقائے نامدار کے فضائل وخصائص پر مطلع رہے۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۹/ ۹۱)

سر دار وہ ہوتا ہے جو اعلیٰ صفات اور بہترین اخلاق کا جامع ہو۔ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم دنیا و آخرت دونوں میں تمام انبیاے کرام علیہم السلام سے افضل ہیں۔

دنیا میں آپ کی فضیلت اس لیے ہے کہ آپ بلند ترین اخلاق، کامل ترین اوصاف اور بے مثال خوبیوں سے آراستہ تھے، جب کہ آخرت میں فضیلت اس لیے ہے کہ وہاں درجات اور مراتب کا عطا ہونا انہی اوصاف و اخلاق کے مطابق ہو گا۔ لہٰذا جب دنیا میں آپ تمام انبیاے کرام علیہم السلام سے اخلاق و کمالات میں برتر ہیں تو آخرت میں بھی درجات و مراتب کے اعتبار سے سب سے بلند مقام آپ ہی کو حاصل ہو گا۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ ارشاد "میں اولادِ آدم کا سردار ہوں" اس لیے فرمایا تاکہ امت کو اپنے رب عزوجل کے نزدیک اپنا عظیم مقام معلوم ہو جائے۔ چوں کہ عموماً انسان اپنی خوبیاں بیان کرتا ہے تو اس کا مقصد فخر و غرور ہوتا ہے، اس لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فوراً یہ بھی فرما دیا: "اور یہ بات بطورِ فخر نہیں کہتا"، تاکہ کسی نادان کو یہ گمان نہ ہو کہ یہ ارشاد اظہارِ فخر کے لیے ہے، (بلکہ یہ صرف امت کی تعلیم اور حقیقتِ حال سے آگاہ کرنے کے لیے ہے۔)

- حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ایک اور فضیلت یہ ہے کہ آپ نے فرمایا:

«وبِيَدي لِواءُ الحمْدِ يومَ القيامة ولا فَخْر»

قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہو گا، اور یہ بات بطورِ فخر نہیں کہتا۔[(۱)]

- اسی طرح حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ دونَه إلَّا تحت لوائي يومَ القيامةِ، ولا فَخْرَ» قیامت کے دن آدم علیہ السلام سے لے کر ان کے بعد آنے والے تمام انبیاء میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے، اور یہ بات بھی بطورِ فخر نہیں کہتا۔[(۲)]

یہ تمام خصوصیات اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مقام حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر تمام انبیاے کرام علیہم السلام سے بلند ہے، کیوں کہ فضیلت کا حقیقی مفہوم یہی ہے کہ کسی کو ایسے مناقب، کمالات اور اعلیٰ مراتب عطا کیے جائیں جو دوسروں کو حاصل نہ ہوں۔

- آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ایک عظیم فضیلت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود آپ کو یہ بشارت عطا فرمائی کہ آپ کے صدقے آپ کی امت کی اگلی اور پچھلی تمام لغزشیں معاف فرمادی گئی ہیں۔ دیگر انبیاے کرام علیہم السلام کے بارے میں ایسی صریح بشارت منقول نہیں۔ بلکہ بظاہر انہیں اس طرح مطلع نہیں فرمایا گیا، کیوں کہ قیامت کے دن جب لوگوں کی شفاعت کے لیے انبیاے کرام علیہم السلام سے درخواست کی جائے گی تو ہر نبی اپنی ایک لغزش کا ذکر کرتے ہوئے فرمائیں گے: "نفسی، نفسی" (آج مجھے اپنی فکر ہے)۔

---

(۱)... سنن ترمذی، ۶/ ۱۱، حدیث: ۳۶۱۵، ابواب المناقب، باب فضل النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

(۲)... سنن ترمذی، ۶/ ۱۱، حدیث: ۳۶۱۵، ابواب المناقب، باب فضل النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم *بتغیرٍ

اگر ہر نبی کو پہلے ہی اپنی لغزش کی مکمل معافی کی اطلاع دے دی گئی ہوتی تو اس موقع پر انہیں اس کا اندیشہ اور خوف نہ ہوتا۔

قیامت کے اس عظیم موقع پر جب تمام مخلوق حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے شفاعت کی درخواست کرے گی تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم فرمائیں گے: ہاں میں اسی لیے ہوں۔(۱)

---

(۱)... یہاں ذرا ٹھہر کر اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت امام احمد رضا قادری رحمۃُ اللہ علیہ کا ایمان افروز کلام ملاحظہ فرمائیں!

روزِ قیامت شانِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی جلوہ گری

فرماتے ہیں: مسلمان اسی قدر کو بنگاہ ایمان دیکھے۔ اور **اولاً**– حق جل وعلا کی یہ حکمتِ جلیلہ خیال کرے کہ کیونکر اہل محشر کے دلوں میں ترتیب وار انبیائے عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں جانا الہام فرمائے گا۔ اور دفعۃً بارگاہ اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر نہ لائے گا کہ حضور تو یقینا شفیع مشفع ہیں۔ ابتداءً یہیں آتے تو شفاعت پاتے۔ مگر اولین وآخرین وموافقین ومخالفین خلق اللہ اجمعین پر کیونکر کھلتا کہ یہ منصب افخم اسی سید اکرم مولائے اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حصہ خاصہ ہے جس کا دامن رفیع جلیل ومنیع تمام انبیاء ومرسلین کے دست ہمت سے بلند وبالا ہے۔ پھر خیال کیجئے کہ دنیا میں لاکھوں کروڑوں کان اس حدیث سے آشنا اور بے شمار بندے اس حال کے شناسا عرصات محشر میں صحابہ وتابعین وائمہ محدثین واولیائے کاملین وعلمائے عاملین سبھی موجود ہوں گے۔ پھر کیونکر یہ جانی پہچانی بات دلوں سے ایسی بھلادی جائے گی کہ اتنی کثیر جماعتوں میں ان طویل مدتوں تک کسی کو اصلاً یاد نہ آئے گی۔ پھر نوبت بنوبت حضرات انبیاء سے جواب سنتے جائیں گے۔ جب مطلق دھیان نہ آئے گا کہ یہ وہی واقعہ ہے جو سچے مخبر نے پہلے ہی بتایا ہے۔ پھر حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء کو دیکھئے۔ وہ بھی

- حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ایک فضیلت یہ ہے کہ آپ قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہوں گے اور سب سے پہلے آپ ہی کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ یہ بھی آپ کے امتیازی مقام اور تمام انبیاے کرام علیہم السلام پر فضیلت کی روشن دلیل ہے۔
- اسی طرح حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عظیم خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے اپنی مستجاب دعا کو اپنی ذات کے لیے استعمال کرنے کے بجائے اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو ایک ایسی دعا عطا فرمائی تھی، جو

یکے بعد دیگرے انبیائے مابعد کے پاس بھیجتے جائیں گے۔ یہ کوئی نہ فرمائے گا کہ کیوں بیکار ہلاک ہوتے ہو۔ تمہارا مطلوب اس پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ہے۔ یہ سارے سامان اسی اظہار عظمت واشتہار وجاہتِ محبوب باشوکت کی خاطر ہیں۔ لیقضی اللہ امراً کان مفعولاً، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (تاکہ اللہ پورا کرے جو کام ہونا ہے، اور درود وسلام نازل فرمائے اپنے محبوب پر۔ت)۔

ثانیاً–سوال شفاعت پر حضرات انبیاء کے جواب اور ہمارے حضور کا مبارک ارشاد ملا، دیکھئے یہیں مقام محمود کا مزہ آتا۔ اور ابھی کالشمس کھلا جاتا ہے کہ سب نجوم رسالت ومصابیح نبوت میں افضل واعلیٰ واجلی واعظم واولٰی وبلند وبلا اہوی عرب کا سورج حرم کا چاند ہے جس کے نور کے حضور ہر روشنی ماند ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبارک وشرف ومجد وکرم (اللہ تعالیٰ آپ پر درود وسلام وبرکت وکرم وشروف وبزرگی نازل فرمائے۔ت) اور انبیاے خمسہ کی وجہ تخصیص ظاہر کہ حضرت آدم اوّل انبیاء وپدرِ انبیاء ہیں، اور مرسلین اربعہ اولوالعزم مرسل اووسب انبیائے سابقین سے اعلیٰ وافضل، توان پر تفضیل والحمد للہ الملك الجلیل۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۹/ ۱۰۶)

ضرور قبول ہونی تھی، چناں چہ ہر نبی نے وہ دعا دنیا ہی میں مانگ لی، جب کہ حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے اپنی وہ دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھی۔

- حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی ایک منفرد فضیلت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں آپ کی مبارک زندگی کی قسم ارشاد فرمائی:

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ(۷۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب! تمہاری جان کی قسم بے شک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں۔(۱)

کسی کی زندگی کی قسم اٹھانا اس کی عظمت، شرف اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے بلند مقام کی واضح دلیل ہے۔ حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی مبارک زندگی یقیناً اس لائق تھی کہ ربِّ کائنات اس کی قسم فرمائے، کیوں کہ آپ کی حیاتِ طیبہ سراسر برکت تھی، جس کے فیوض عام و خاص سب کو حاصل ہوئے۔ یہ عظیم اعزاز کسی اور نبی کو عطا

---

(۱)... قرآن کریم، سورہ حجر، آیت: ۷۲

اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت امام احمد رضا قادری رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اے مسلمان! یہ مرتبہ جلیلہ اس جان محبوبیت کے سوا کسے میسر ہوا کہ قرآن عظیم نے ان کے شہر کی قسم کھائی، ان کی باتوں کی قسم کھائی، ان کے زمانے کی قسم کھائی، ان کی جان کی قسم کھائی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہاں اے مسلمان! محبوبیت کبریٰ کے یہی معنیٰ ہیں والحمدللہ رب العالمین۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۹/ ۶۱)

نہیں کیا گیا۔

حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک اور امتیازی فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں آپ کو تعظیم اور توقیر کے ساتھ مخاطب فرمایا اور محبوب ناموں سے یاد کیا اور ان کے اوصاف بیان کیے، چناں چہ ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ ... يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ ... "اے نبی!" اور "اے رسول!"۔

یہ اعزاز کسی دوسرے نبی کو اس انداز میں حاصل نہیں ہوا، بلکہ دیگر انبیاے کرام علیہم السلام کو ان کے ذاتی ناموں سے مخاطب فرمایا گیا، جیسے:

- وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ.
- يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ.
- يَا مُوسَى إِنِّي أَنَا رَبُّكَ.
- يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ.
- يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ.
- يَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا.
- يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ.
- يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَى.
- يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ.

یہ بات ہر صاحبِ عقل پر واضح ہے کہ جب کوئی آقا اپنے غلاموں میں سے ایک کو

اس کے اعلیٰ اوصاف اور بہترین القاب سے پکارے، اور دیگر کو ان کے ذاتی ناموں سے مخاطب کرے، ایسے نام جن سے کسی خاص صفت، فضیلت یا بلند اخلاق کا اظہار نہ ہو۔

تو یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ جسے بہترین القاب اور بلند ترین اوصاف کے ساتھ پکارا گیا، وہ آقا کے نزدیک زیادہ معزز، زیادہ محبوب اور زیادہ مقرب ہے، بہ نسبت اس کے جسے صرف اس کے ذاتی نام سے مخاطب کیا گیا۔[1]

عرفِ عام میں بھی یہی سمجھا جاتا ہے کہ جس کو اس کے افضل ناموں، اور اخلاق و اوصاف سے پکارنا اس کی غیر معمولی عزت و تکریم اور احترام کا اظہار ہوتا ہے۔ اسی حقیقت کو ایک شاعر نے یوں بیان کیا ہے:

مجھے صرف (یاعبد!) اے اس کی بندگی والے! کہہ کر پکارو،
کیوں کہ یہی میرا سب سے معزز نام ہے۔

---

(۱)... اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت امام احمد رضا قادری رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہر ذی عقل جانتا ہے کہ جو ان نداؤں اور ان خطابوں کو سنے گا بالبداہت حضور سید المرسلین و انبیاے سابقین کا فرق جان لے گا۔ ولہذا علماء تصریح فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نام لے کر ندا کرنی حرام ہے۔

اور واقعی محل انصاف ہے جسے اس کا مالک و مولیٰ تبارک و تعالیٰ نام لے کر نہ پکارے غلام کی کیا مجال کہ راہِ ادب سے تجاوز کرے بلکہ امام زین الدین مراغی وغیرہ محققین نے فرمایا: گر یہ لفظ کسی دعاء میں وارد ہو جو خود نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی جیسے دعائے یا محمد انی توجهت بك الی ربی۔ اے محمد! میں آپ کے توسل سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوا۔ (ت) تاہم اس کی جگہ یارسول اللہ، یا نبی اللہ چاہیے، حالانکہ الفاظ دعاء میں حتی الوسع تغیر نہیں کی جاتی۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۹/ ۵۷، ملتقطاً)

- حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی ایک اور عظیم فضیلت یہ ہے کہ دیگر انبیاے کرام علیہم السلام کے معجزات اپنے زمانے تک محدود رہے، لیکن سیدِ اولین و آخرین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ، یعنی قرآنِ عظیم، قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا خود ذمہ لیا ہے۔ چناں چہ ارشاد فرمایا:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (۹)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ [۱]

- حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی ایک اور عظیم فضیلت یہ ہے کہ پتھر آپ کو سلام کیا کرتے تھے اور کھجور کا وہ تنا، جس کے ساتھ ٹیک لگا کر آپ خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے، آپ کی جدائی میں رونے لگا۔ اس نوعیت کا اعجاز کسی دوسرے انبیا کے لیے ثابت نہیں۔ اسی لیے کہا گیا ہے:

جو کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لو اسے اختیار کرو، اور جو صرف سننے میں آئے اسے چھوڑ دو۔

- حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ آپ کے بعض معجزات، دوسرے انبیاے کرام علیہم السلام کے معجزات سے بھی زیادہ نمایاں اور حیرت انگیز تھے۔ مثلاً آپ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے پانی کا چشمے کی طرح جاری ہو جانا۔

---

(۱)... قرآن کریم، سورہ حجر، آیت:۹

یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پتھر سے پانی نکلنے کے معجزے سے بھی زیادہ غیر معمولی ہے، کیوں کہ پتھر سے پانی نکلنا عقلاً کسی حد تک ممکن سمجھا جا سکتا ہے، لیکن انسانی انگلیوں کے درمیان سے پانی کا اس کثرت کے ساتھ جاری ہونا معمول سے کہیں بڑھ کر اور زیادہ عظیم معجزہ ہے۔

- اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے حکم سے مادر زاد نابینا اور کوڑھی کو شفا دیتے تھے، جب کہ ان کے اعضا اپنی جگہ موجود ہوتے تھے۔ لیکن حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا معجزہ یہ تھا کہ آپ نے اس شخص کی آنکھ، جو اپنے مقام سے نکل کر رخسار پر آ گئی تھی، دوبارہ اپنی جگہ لوٹا دی اور وہ پہلے کی طرح درست ہو گئی۔

اس معجزے میں دو نمایاں پہلو ہیں: ایک یہ کہ اپنی جگہ سے نکل جانے کے بعد آنکھ دوبارہ جڑ گئی، اور دوسرا یہ کہ اس میں بینائی بھی پہلے کی طرح واپس آ گئی۔

- حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی ایک اور عظیم فضیلت یہ ہے کہ آپ نے ایمان کی دولت عطا کر کے جن لوگوں کو کفر کی موت سے نکال کر ایمان کی حقیقی زندگی بخشی، ان کی تعداد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ان لوگوں سے کہیں زیادہ ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے جسمانی زندگی عطا فرمائی تھی۔ ظاہر ہے کہ ایمان کی زندگی، جسم کی زندگی سے کہیں زیادہ عظیم اور دائمی اہمیت رکھتی ہے۔

- حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی ایک اور امتیازی فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر نبی کو اس کی امت کے اعمال، اقوال اور احوال کے مطابق اجر عطا فرماتا ہے، جب کہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی امت جنتیوں کا نصف حصہ ہو گی۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے متعلق فرمایا:

کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ.

ترجمۂ کنزالایمان: تم بہتر ہو، ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں۔(۱)

یہ امت اس لیے بہترین ہے کہ اسے ایمان، علم، اعمالِ صالحہ، اخلاقِ حسنہ اور عبادات جیسی عظیم نعمتیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی تعلیم و تربیت کے ذریعے حاصل ہوئیں۔ چناں چہ قیامت تک جو بھی شخص کسی نیکی، عبادت، علم، ذکر، اخلاق یا اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے کسی بھی عمل پر عمل کرے گا، جس کی رہنمائی حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمائی اور جس کی دعوت دی، تو اس عمل کرنے والے کے اجر کے ساتھ اس کا اجر بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو عطا کیا جائے گا، بغیر اس کے کہ عمل کرنے والے کے اجر میں کوئی کمی ہو۔

اسی لیے حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ دعا إلى هُدًى كان له أجْرُه وأجْرُ مَنْ عمل به إلى يوم القيامة»

جو شخص کسی نیکی کی طرف رہنمائی کرے، اسے خود بھی اس کا اجر ملتا ہے اور اس پر عمل کرنے والوں کے برابر بھی اجر ملتا رہتا ہے۔(۲)

---

(۱)... قرآن کریم، سورہ آل عمران، آیت:۱۱۰

(۲)... سننِ ترمذی، ۴/۴۰۶، حدیث:۲۶۷۴، ابواب العلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم، باب ماجاء فیمن دعا الی ھدی... الخ * بمعناہ- ختم کتاب الشفا، ۱/۴۳

یہ ایسا بلند مقام اور عظیم فضیلت ہے جس تک کسی دوسرے نبی کو نہیں پہنچایا گیا۔

حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا:

«الخَلْقُ عِيالُ الله، وأحبُّهم إليه أنْفَعُهم لِعِياله»

تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کی مخلوق کو سب سے زیادہ نفع پہنچائے۔[۱]

لٰہذا جب حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جنتیوں کے ایک بڑے حصے کو ہدایت، ایمان اور نجات کی راہ دکھائی، جب کہ دیگر انبیاے کرام علیہم السلام نے اس کے مقابلے میں بقیہ کو یہ نعمت پہنچائی، تو جس قدر آپ کا نفع زیادہ ہے، اسی قدر اللہ تعالیٰ کے قرب میں بھی آپ کا مقام بلند ہے۔

چناں چہ حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی امت میں جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرتا ہے، اس معرفت کا اجر اس شخص کو بھی ملتا ہے اور اسی کے برابر اجر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بھی عطا ہوتا ہے، اس کے علاوہ آپ کے اپنے ذاتی کمالات اور اعمال کا اجر الگ ہے۔

اسی طرح امت میں جو شخص اچھی کلمات کے ذریعے کسی مقام پر فائز ہوتا ہے، اس کے اجر کے برابر اجر بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو عطا کیا جاتا ہے، جب کہ آپ کے اپنے بے شمار کلمات طیبات اور تبلیغِ رسالت کا اجر اس کے علاوہ ہے۔

---

(۱)... مسند البزار، ۱۳/ ۳۳۲، حدیث: ۶۹۴۷

امت کا ہر وہ نیک عمل جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جاتا ہے جیسے: نماز، زکوٰۃ، غلام آزاد کرنا، جہاد، نیکی، بھلائی، ذکرِ الٰہی، صبر، عفو، درگزر اور ہر وہ عمل جو اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے، امت میں جو شخص بھی اسے انجام دیتا ہے، اس کے برابر اجر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو بھی عطا ہوتا ہے، جب کہ آپ کے اپنے اعمالِ صالحہ کا اجر اس کے علاوہ ہے۔

مزید یہ کہ امت کا جو شخص بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی رہنمائی اور تعلیم کے ذریعے کسی بلند روحانی مقام، اعلیٰ درجے یا عظیم مرتبے پر پہنچتا ہے، اس کے برابر اجر بھی آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو عطا کیا جاتا ہے، جب کہ آپ کا اپنا بلند مقام اور عظیم مرتبہ اس سے الگ ہے۔

اور یہ اجر مزید بڑھ جاتا ہے، کیوں کہ اگر آپ کی امت میں کوئی شخص ہدایت کی دعوت دے یا کوئی اچھا طریقہ جاری کرے، تو اس پر عمل کرنے والے تمام لوگوں کے برابر اجر اسے بھی ملتا رہتا ہے۔ اور چوں کہ اس خیر کی اصل رہنمائی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمائی ہے، اس لیے اس سارے اجر کا مثل بھی آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو عطا ہوتا ہے۔

اسی وجہ سے معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام روئے تھے۔ یہ رونا حسد کی بنا پر نہیں تھا، جیسا کہ بعض نادان لوگ سمجھتے ہیں، بلکہ یہ رشک اور اس بلند مقام کو نہ پاسکنے کے احساس پر تھا، کیوں کہ انہوں نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی امت

سے جنت میں داخل ہونے والوں کی تعداد ان کی امت سے زیادہ ہو گی۔

- حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ایک اور عظیم فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو خاص اس کی اپنی قوم کی طرف مبعوث فرمایا، جب کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تمام انسانوں اور جنات کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ اس لیے ہر نبی کو صرف اپنی قوم تک تبلیغ کا اجر حاصل ہوا، جب کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ہر اس شخص تک پیغامِ حق پہنچانے کا اجر حاصل ہے جس کی طرف آپ کو بھیجا گیا، خواہ براہِ راست آپ کی دعوت سے یا آپ کی امت کے ذریعے۔

اسی حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے بطورِ احسان بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِیْ كُلِّ قَرْیَةٍ نَّذِیْرًا ﴿۵۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم چاہتے تو ہر بستی میں ایک ڈر سنانے والا بھیجتے۔ (۱)

اس آیت میں احسان کا پہلو یہ ہے کہ اگر ہر بستی کے لیے الگ رسول مقرر کر دیا جاتا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو صرف ایک قوم کی تبلیغ کا اجر ملتا، لیکن اللہ تعالیٰ نے تمام جہان کے لیے آپ ہی کو رسول بنا کر آپ کے اجر و ثواب کو بے حد وسیع فرما دیا۔

- حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ایک اور امتیازی فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کوہِ طور اور وادیِ مقدس میں کلام فرمایا، جب کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو شبِ معراج سدرۃ المنتہیٰ کے مقام پر شرفِ ہم کلامی عطا

(۱)... قرآن کریم، سورہ فرقان، آیت: ۵۱

فرمایا۔

- حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک اور عظیم فضیلت یہ ہے کہ آپ نے فرمایا:

«نحن الآخِرون السابقون مِن أهلِ الدُنيا، والأوّلون يوم القيامة المُقْضَى لهم قَبْلَ الخلائق، ونحن أوّل مَنْ يدخُل الجنّة» ہم دنیا میں آخر میں آنے والے ہیں، لیکن قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے۔ تمام مخلوق سے پہلے ہمارا فیصلہ کیا جائے گا، اور ہم ہی سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔[۱]

- حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ جب بھی آپ نے اپنی سیادت اور سرداری کا ذکر فرمایا، تو اسے قیامت کے دن کے ساتھ مقید فرمایا۔

چناں چہ ارشاد فرمایا:

«أنا سيّد وَلَدِ آدم يوم القِيامة، وأوّل مَنْ يَنْشَقُّ عنه القَبْر، وأوّلُ شافعٍ، وأوّلُ مُشفّعٍ» میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں، سب سے پہلے میری قبرِ انور کھولی جائے گی، سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔[۲]

اسی طرح حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ:

---

(۱)... انظر: مصابیح السنة، ۱/ ۴۶۴، حدیث: ۹۵۵، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة

(۲)... صحیح مسلم، ۴/ ۵۹، حدیث: ۲۲۷۸، کتاب الفضائل، باب تفضیل نبینا علیہ السلام علی جمیع الخلائق

«يرغَبُ إليه الخَلْقُ كُلّهم يوم القِيامة، حتى إبراهيم»

قیامت کے دن تمام مخلوق، حتیٰ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی، آپ ہی کی طرف رجوع کریں گے۔(۱)

- حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ایک اور امتیازی فضیلت یہ ہے کہ آپ نے فرمایا:

«الوسيلةُ مَنْزِلَةٌ في الجنّة لا ينبَغِي أن تكون إلّا لعبدٍ من عباد الله. وأرجو أن أكون أنا هُوَ. فمَنْ سأل لِيَ الوسيلةَ حَلّت عليه الشفاعة»

وسیلہ جنت کا ایک ایسا بلند ترین مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لیے مخصوص ہے، اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔ لہٰذا جو شخص میرے لیے وسیلہ کا سوال کرے، اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔(۲)

- حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ایک عظیم خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ کی امت میں سے ستر ہزار افراد ایسے ہوں گے جو بغیر کسی حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے، اور یہ فضیلت کسی دوسرے نبی کی امت کے لیے اس صراحت کے ساتھ ثابت نہیں۔

- حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ایک اور عظیم فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

(۱)... شعب الایمان، ۱/ ۴۸۳، حدیث: ۳۰۱، بدونِ لفظ: کلھم

(۲)... المعجم الاوسط، ۹/ ۱۳۳، حدیث: ۹۳۳۵

آپ کو جنت میں نہرِ کوثر عطا فرمائی اور قیامت کے دن میدانِ محشر میں حوضِ کوثر سے سر فراز فرمایا۔

- اسی طرح حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: «نحن الآخِرون السّابقون» ہم زمانے کے اعتبار سے آخر میں آنے والے ہیں۔[۱]

- حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی ایک منفرد خصوصیت یہ بھی ہے کہ مالِ غنیمت آپ کے لیے حلال قرار دیا گیا، جب کہ آپ سے پہلے کسی نبی کی امت کے لیے یہ حلال نہ تھا۔ اسی طرح آپ کی امت کی صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی مانند بنایا گیا، اور پوری زمین کو آپ اور آپ کی امت کے لیے مسجد اور پاکی حاصل کرنے کا ذریعہ بنا دیا گیا۔

یہ تمام خصوصیات حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے بلند مقام اور آپ کی امت پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت و آسانی کی روشن دلیل ہیں۔[۲]

---

(۱)... انظر: مصابیح السنۃ، ۱/ ۴۶۴، حدیث: ۹۵۵، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ

(۲)... اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت امام احمد رضا قادری رحمۃُ اللہ علیہ نے ان احادیث کا ذکر کیا، جس میں بیان ہے کہ اتنی چیزوں کے ذریعہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیگر انبیاے کرام پر فضیلت دی گئی، ان کو نقل کر کے فرماتے ہیں:

اعداد مذکورہ میں حصر مراد نہیں، کہیں دو فرماتے ہیں، کہیں تین، کہیں چار، کہیں پانچ، کہیں چھ، کہیں دس، اور حقیقۃً سو اور دو سو پر بھی انتہا نہیں۔ امام علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ نے خصائص کبریٰ میں اڑھائی سو کے قریب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص جمع کئے۔ اور یہ صرف ان کا علم تھا، ان سے زیادہ علم والے زیادہ جانتے تھے۔ اور علماے ظاہر سے علماے باطن کو زیادہ معلوم ہے

- حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی ایک اور عظیم فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود آپ کے اخلاق کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ (۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک تمہاری خو بو بڑی شان کی ہے۔[1]

جب کسی عظیم ہستی کی طرف سے کسی چیز کی عظمت بیان کی جائے تو یہ اس کی غیر معمولی شان کی دلیل ہوتی ہے، پھر جب تمام عظمتوں کے مالک اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے اخلاق کو "عظیم" فرمایا، تو ان اخلاقِ کریمہ کی بلندی اور کمال کا اندازہ کون کر سکتا ہے؟

- حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

۔پھر تمام علوم عالم اعظم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہزاروں منزل ادھر منقطع ہیں۔

جس قدر حضور اپنے فضائل وخصائص جانتے ہیں دوسرا کیا جانے گا، اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ علم والا ان کا مالک و مولیٰ جل وعلا، أن إلی ربك المنتھٰی (بیشک تمہارے رب ہی کی طرف منتہی ہے۔ت) جس نے انہیں ہزاروں فضائل عالیہ وجلائل غالیہ دیئے، اور بے حد وبے شمار ابد الآباد کے لیے رکھے، وللاٰخرۃ خیرلك من الاولی (اور بیشک پچھلی گھڑی آپ کے لیے پہلی سے بہتر ہے ۔ت)۔ اسی لیے حدیث میں ہے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اے ابو بکر! مجھے ٹھیک ٹھاک جیسا میں ہوں میرے رب کے سوا کسی نے نہ پہچانا (اس کو علامہ فاسی نے مطالع المسرات میں ذکر فرمایا ہے۔ت) (فتاویٰ رضویہ، ۱۹/ ۱۲۴)

(۱)... قرآن کریم، سورہ قلم، آیت:۴

آپ سے وحی کی تینوں صورتوں میں کلام فرمایا: سچا خواب، بلاواسطہ کلام، اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے وحی۔

- حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہونے والی کتابِ مقدس: قرآنِ کریم، تورات، انجیل اور زبور کی بنیادی تعلیمات کو بھی شامل ہے، اور اسے خصوصیت کے ساتھ مفصل سورتوں کی فضیلت بھی عطا کی گئی۔

- حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی ایک امتیازی شان یہ ہے کہ سابقہ امتوں کے مقابلے میں ان کے اعمال نسبتاً کم ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا اجر و ثواب کہیں زیادہ عطا کیا جاتا ہے، جیسا کہ احادیثِ مبارکہ میں اس کی بشارت وارد ہوئی ہے۔

- حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک اور عظیم فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سامنے زمین کے خزانوں کی کنجیاں پیش فرمائیں اور آپ کو اختیار دیا کہ چاہیں تو نبی بادشاہ بنیں یا نبی بندہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے مشورہ فرمایا۔ انہوں نے تواضع اختیار کرنے کی طرف اشارہ کیا، چناں چہ آپ نے عرض کیا کہ میں نبی بندہ ہی رہنا پسند کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا:

«بل نبیًّا عَبْدًا، أجوعُ یومًا وأشبعُ یومًا. فإذا جعتُ دَعَوْتُ اللهَ، وإذا شَبِعْتُ شکرتُ الله» میں ایک دن بھوکا رہوں تاکہ اپنے رب سے دعا کروں، اور ایک

دن سیر رہوں تاکہ اس کا شکر ادا کروں۔(۱)

اس طرح آپ کی خواہش یہ تھی کہ راحت اور مشقت، نعمت اور آزمائش، ہر حال میں آپ کا تعلق اپنے رب سے مضبوط رہے۔

- حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ اسی رحمت کا اثر تھا کہ آپ کی امت کے گناہ گاروں کو فوراً عذاب میں مبتلا نہیں کیا گیا، بلکہ انہیں مہلت دی گئی تاکہ وہ توبہ کرکے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر سکیں۔ اس کے برعکس سابقہ امتیں جب اپنے انبیائے کرام علیہم السلام کی تکذیب پر قائم رہیں تو ان پر جلد عذاب نازل کر دیا گیا۔

حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اخلاقِ کریمہ، حلم، عفو، صبر، درگزر، شکر، نرمی، جملہ اوصاف صرف اللہ کے لیے تھے۔ آپ نے کبھی اپنی ذات کے لیے غضب نہیں فرمایا، بلکہ آپ کی بعثت ہی مکارمِ اخلاق کی تکمیل کے لیے ہوئی۔

آپ کا خشوع و خضوع، سادگی، تواضع، کھانے، پہننے، رہنے اور زندگی گزارنے کا انداز، حسنِ معاشرت، پاکیزہ عادات، عمدہ سیرت، امت کی خیر خواہی، اپنے خاندان اور پوری انسانیت کے ایمان کی فکر، تبلیغِ رسالت کی عظیم ذمہ داری کو بہترین انداز میں ادا کرنا، اہلِ ایمان پر بے مثال شفقت و رحمت، کفار پر سختی اور شدت، اللہ تعالیٰ کے دین کو سربلند کرنے کے لیے آپ کی مسلسل جدوجہد، نیز وطن اور ہجرت دونوں حالتوں میں،

(۱)... بمعناہ فی سنن الترمذی، ۴/ ۱۶۸، حدیث: ۲۳۴۷، ابواب الزہد، باب ماجاء فی الکفاف

اپنی قوم وغیرہ کی جانب ملنے والی تکالیف پر صبر، یہ سب آپ کے بے شمار فضائل میں شامل ہیں۔ ان میں سے بعض کا ذکر قرآنِ کریم میں ہے اور باقی آپ کی سیرت و شمائل کی کتابوں میں محفوظ ہیں۔

حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نرمی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ

ترجمۂ کنزالایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لیے نرم دل ہوئے۔[1]

اہلِ ایمان پر شفقت اور کفار کے مقابلے میں استقامت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ .

ترجمۂ کنزالایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔[2]

امت کی خیر خواہی، ایمان کی حرص اور اہلِ ایمان پر شفقت و رحمت کے بارے میں ارشاد فرمایا:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ (۱۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن

(۱)... قرآن کریم، سورہ آل عمران، آیت:۱۵۹

(۲)... قرآن کریم، سورہ فتح، آیت:۲۹

پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔[۱]

اور تبلیغِ رسالت کی مکمل ادائیگی کی گواہی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ (۵۴)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اے محبوب تم اُن سے منہ پھیر لو تو تم پر کچھ الزام نہیں۔[۲]

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پوری امانت و دیانت کے ساتھ مکمل طور پر پہنچا دیا، کیوں کہ اگر تبلیغِ رسالت میں کسی قسم کی کوتاہی ہوتی تو ملامت کا موقع باقی رہتا۔

- حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ایک اور عظیم فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کو قیامت کے دن عادل گواہوں کا مقام عطا فرمایا۔ چناں چہ جب اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا اور بعض امتیں اپنے رسولوں کی تبلیغِ رسالت کا انکار کریں گی، تو امتِ محمدیہ گواہی دے گی کہ ان کے رسولوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پوری طرح پہنچا دیا تھا۔ یہ عظیم اعزاز اور منفرد خصوصیت کسی دوسرے نبی کو عطا نہیں کی گئی۔
- حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کو اس بات سے محفوظ رکھا کہ وہ دین کے کسی بنیادی یا اجماعی مسئلے میں پوری امت کی صورت میں گمراہی پر جمع ہو جائے۔

---

(۱)... قرآن کریم، سورہ توبہ، آیت:۱۲۸

(۲)... قرآن کریم، سورہ ذٰریٰت، آیت:۵۴

- اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے۔ اگر اولین و آخرین سب مل کر بھی اس میں ایک لفظ بڑھانا یا ایک لفظ گھٹانا چاہیں تو ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے، جب کہ تورات اور انجیل میں تحریف واقع ہو چکی ہے۔
- حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی ایک اور امتیازی شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے ان لوگوں کی پردہ پوشی فرمائی جن کے بعض اعمال قبول نہ ہوں۔ سابقہ امتوں میں جب قربانی پیش کی جاتی تو جس کی قربانی قبول ہوتی، آسمان سے آگ آکر اسے کھا لیتی، اور جس کی قبول نہ ہوتی وہ باقی رہ جاتی، یوں اس شخص پر سب کے سامنے عدمِ قبولیت ظاہر ہو جاتی۔ (لیکن امتِ محمدیہ پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے پردہ پوشی کا معاملہ فرمایا۔) اسی مناسبت سے ارشاد فرمایا:

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ(۱۰۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔[1]

---

(۱)... قرآن کریم، سورہ انبیاء، آیت:۱۰۷*

اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت امام احمد رضا قادری رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عالم ماسوائے اللہ کو کہتے ہیں جس میں انبیاء و ملائکہ سب داخل ہیں۔ تو لاجَرَم حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سب پر رحمت و نعمت رب الارباب ہوئے، اور وہ سب حضور کی سرکار عالی مدار سے بہرہ مند و فیضیاب۔ اسی لیے اولیاے کاملین و علمائے عاملین تصریحیں فرماتے ہیں کہ ازل سے ابد تک ارض و سماء میں اولیٰ و آخرت میں دین و دنیا میں روح و جسم میں چھوٹی یا بڑی، بہت یا تھوڑی، جو نعمت و دولت کسی کو ملی یا اب ملتی ہے یا آئندہ ملے گی سب حضور کی بارگاہ میں جہاں پناہ سے بٹی اور بٹتی ہے اور ہمیشہ بٹے گی۔ کما

یوں ہی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا:

«أنا نبيّ الرحمة»

میں رحمت والا نبی ہوں۔(۱)

- حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی ایک اور عظیم فضیلت یہ ہے کہ آپ کو جامع الکَلِم عطا کیے گئے، آپ کی گفتگو مختصر مگر معنی خیز ہوتی تھی، اور آپ فصاحت وبلاغت میں تمام عربوں سے بڑھ کر تھے۔(۲)

بیّنّاہ بتوفیق اللہ تعالیٰ فی رسالتنا سلطنة المصطفیٰ فی ملکوت کل الورٰی۔

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ نے اس آیہ کریمہ کے تحت لکھا: جب حضور تمام عالم کے لیے رحمت ہیں واجب ہوا کہ تمام ماسوائے اللہ سے افضل ہوں۔ میں کہتا ہوں تخصیص کا دعوٰی کرنا ظاہر سے بلادلیل خروج ہے اور وہ کسی عاقل کے نزدیک جائز نہیں چہ جائیکہ کسی فاضل کے نزدیک۔ اور اللہ تعالٰی ہی ہدایت دینے والا ہے۔(ت) (فتاویٰ رضویہ، ۱۹/ ۴۸)

(۱)... الشمائل المحمدیہ، ص: ۳۰۶، باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

(۲)... اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ اختصار کی تشریح وتوضیح میں فرماتے ہیں: یعنی (۱) مجھے اختصار کلام بخشا کہ تھوڑے لفظ ہوں اور معنی کثیر یا

(۲) میرے لیے زمانہ مختصر کیا کہ میری امت کو قبروں میں کم دن رہنا پڑے۔

اقول: وباللہ توفیق: یا (۳) یہ کہ میرے لئے امت کی عمریں کم کیں کہ مکارہ دنیا سے جلد خلاص پائیں، گناہ کم ہوں۔ نعمت باقی تک جلد پہنچیں یا

(۴) یہ کہ میری امت کے لیے طول حساب کو اتنا مختصر فرمادیا کہ اے امت محمد! میں نے تمھیں اپنے حقوق معاف کیے۔ آپس میں ایک دوسرے کے حق معاف کرو اور جنت کو چلے جاؤ یا

(۵) یہ کہ میرے غلاموں کے لیے پل صراط کی راہ کہ پندرہ ہزار برس کی ہے اتنی مختصر کردے گا کہ چشم زدن میں گزر جائیں گے یا جیسے بجلی کوندگئی۔ کمافی الصحیحین یا

(٦) یہ کہ قیامت کا دن کہ پچاس ہزار برس کا ہے میرے غلاموں کے لیے اس سے کم دیر میں گزر جائے گا جتنی دیر میں دو رکعت فرض پڑھتے ہیں...(جیسا کہ احمد، ابو یعلی، ابن جریر، ابن حبان ،ابن عدی، بغوی اور بیہقی کی حدیث میں ہے۔ت) یا

(٧) یہ کہ علوم و معارف جو ہزار سال کی محنت وریاضت میں نہ حاصل ہو سکیں میری چند روزہ خدمت گاری میں میرے ااصحاب پر منکشف فرمادے یا

(٨) یہ کہ زمین سے عرش تک لاکھوں برس کی راہ میرے لیے ایسی مختصر کر دی کہ آنا اور جانا اور تمام مقامات کو تفصیلا ملاحظہ فرمانا سب تین ساعت میں ہو لیا، یا

(٩) یہ کہ مجھ پر کتاب اتاری جس کے معدود ورقوں میں تمام اشیاء گزشتہ وآئندہ کا روشن مفصل بیان جس کی ہر آیت کے نیچے ساٹھ ساٹھ ہزار علم جس کی ایک آیت کی تفسیر سے ستر ستر اونٹ بھر جائیں۔ اس زیادہ اور کیا اختصار متصور، یا

(١٠) یہ کہ شرق تاغرب اتنی وسیع دنیا کو میرے سامنے ایسا مختصر فرمادیا کہ میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسے دیکھ رہا ہوں کانما انظر الی کفی ھذہ جیسا کہ میں اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں...(جیسا کہ طبرانی وغیرہ کے نزدیک ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث میں ہے۔ت) یا

(١١) یہ کہ میری امت کے تھوڑے عمل پر اجر زیادہ دیا، کمافی حدیث الاجراء فی الصحیحن قال ذلک اوتیہ من اشاء(جیسا کہ صحیحن میں اجروں کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا یہ میرا فضل ہے جسے چاہے عطا کرتا ہوں ت) یا

(١٢) اگلی امتوں پر جو اعمالِ شاقہ طویلہ تھے ان سے اٹھا لیے، پچاس نمازوں کی پانچ رہیں اور حساب کرم میں پوری پچاس۔ زکوۃ میں چہارم مال کا چالیسواں حصہ رہا اور کتاب فضل میں وہی ربع کا

جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تمام انبیائے کرام علیہم السلام پر فضیلت عطا فرمائی، اسی طرح اپنے برگزیدہ فرشتوں پر بھی آپ کو فضیلت بخشی۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے بارے میں فرمایا:

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِکَ ہُمۡ خَیۡرُ الۡبَرِیَّۃِ ؕ﴿۷﴾

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔ (۱)

یہاں "بہترین مخلوق" سے مراد اہلِ ایمان میں سے انسان ہیں، کیوں کہ قرآن و سنت کے عرف میں "جو لوگ ایمان لائے" کا اطلاق انسانوں پر ہوتا ہے۔ فرشتے اگرچہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں شامل ہیں، لیکن اس آیت میں مذکور ایمان والے انسان مراد ہیں، اور یہی معنی اہلِ علم کے نزدیک متبادر اور معروف ہیں۔

اگر یہ کہا جائے کہ لفظ "البریۃ" دراصل "البَرَای" (مٹی) سے ماخوذ ہے، تو اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہو گا کہ: "جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے، وہ تمام انسانوں میں سب سے بہتر ہیں۔"

اس کا جواب دو طرح سے دیا گیا ہے:

ربع، وعلی ھذا القیاس، والحمد للہ رب العلمین۔ یہ بھی حضور کے اختصار کلام سے ہے کہ ایک لفظ کے اتنے کثیر معنی، صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۹/ ۹۸)

(۱)... قرآن کریم، سورہ بینۃ، آیت: ۷

پہلا جواب یہ ہے کہ اہلِ لغت نے بیان کیا ہے کہ لفظ "البریۃ" ان الفاظ میں سے ہے جن کا ہمزہ عربی استعمال میں ترک کر دیا گیا ہے۔

دوسرا جواب، جو زیادہ مضبوط ہے، یہ ہے کہ قاری حضرت نافع نے اس لفظ کو ہمزہ کے ساتھ پڑھا ہے، اور دونوں قراءتیں اللہ تعالیٰ کا کلام ہیں۔ لہٰذا اگر ایک قراءت کے مطابق اس آیت میں اہلِ ایمان کو تمام انسانوں پر فضیلت حاصل ہے، تو دوسری قراءت کے مطابق انہیں تمام مخلوق پر فضیلت حاصل ہے۔

جب یہ ثابت ہو گیا کہ کامل اہلِ ایمان فرشتوں سے افضل ہیں، تو انبیاے کرام علیہم السلام، جو اہلِ ایمان میں سب سے اعلیٰ اور کامل ہیں، بدرجۂ اولیٰ فرشتوں سے افضل ہوں گے۔ اس کی تائید اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے بھی ہوتی ہے کہ متعدد انبیاے کرام کا ذکر فرمانے کے بعد فرمایا:

وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (۸۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اسمٰعیل اور یسع اور یونس اور لوط کو اور ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی۔ (۱)

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ انبیاے کرام علیہم السلام تمام انسانوں بلکہ تمام مخلوق سے افضل ہیں، کیوں کہ فرشتے بھی "عالمین" میں شامل ہیں۔ خواہ لفظ "عالمین" کی اصل "عالَم" ہو یا "علامۃ"، دونوں صورتوں میں فرشتے بھی اس میں شامل ہیں۔

---

(۱)... قرآن کریم، سورہ انعام، آیت:۸۶

اور جب انبیاے کرام علیہم السلام فرشتوں سے افضل ہیں، اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم تمام انبیائے کرام سے افضل ہیں، تو لازماً آپ تمام فرشتوں، حتیٰ کہ مقرب ترین فرشتوں سے بھی اعلیٰ و افضل ہیں۔ اس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو فرشتوں پر دو اعتبار سے فضیلت حاصل ہوئی، اور ان سے دو درجے بلند ہیں۔

ان بلند درجات اور عظیم مراتب کی حقیقت کو وہی جان سکتا ہے جس نے خاتم النبیین، سید المرسلین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو تمام جہانوں پر فضیلت عطا فرمائی۔

یہ چند مختصر اشارات اور روشن دلائل ہیں۔ صاحبِ عقل و بصیرت کے لیے یہی کافی ہیں، بلکہ ان میں سے بعض بھی حق کو سمجھنے کے لیے کافی ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل و کرم کے وسیلے سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے محبوب رسول صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی سنت، آپ کے طریقے، اور آپ کے تمام ظاہری و باطنی اخلاق کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہمیں آپ کے وفادار ساتھیوں اور مددگاروں میں شامل فرمائے۔

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، اور درود و سلام اس کی بہترین مخلوق حضرت محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم، آپ کی آل اور تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پر نازل ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمارے لیے کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے، اور گناہوں سے بچنے اور نیکی کی طاقت صرف اللہ تعالیٰ، جو بلند و عظمت والا ہے، کی توفیق سے حاصل ہوتی ہے۔

تمت بالخير